پر بلاخوف اور خوشی خوشی ہوسکے۔ بچہ کو تعلیم دینے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ آزادی اور شخصیت کی تکمیل کو سمجھے۔ آزادی کے لیے مناسب تربیت درکار ہے، جو صرف نیک شعاری سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ تکمیل شخصیت تب ہی ہوسکتی ہے جب کہ ہماری سرشت میں انتہائی سادگی ہو۔ بے شمار پیچیدگیوں سے نکل کر ہمیں سادگی کو بڑھانا چاہیے۔ یعنی یہ کہ ہمیں اپنی باطنی زندگی اور نیز بیرونی حاجتوں میں سادگی کو کافی دخل دینا چاہیے۔

فی زمانہ تعلیم میں محض خارجی قابلیت و مہارت مدنظر رہتی ہے اور سرشت و فطرتِ انسانی کا نہ صرف کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ انسان کے باطن کو دیدہ و دانستہ درہم برہم کردیا جاتا ہے۔ ایسی تعلیم انسان کے صرف ایک پہلو یا جزو کو ترقی دیتی ہے اور باقی پہلوؤں کو توکل بہ خدا چھوڑدیتی ہے۔ سوسائٹی کا بیرونی ڈھانچہ کتنی ہی ہوشیاری سے تیار کیا گیا ہو، اور کتنے ہی اعلیٰ تصورات پر مبنی ہو، لیکن ہمارے اختلافات، باطنی انتشار اور خوف وہراس اس پر بالکل غالب آجاتے ہیں۔ جب صحیح قسم کی تعلیم نہیں ہوتی تو ہم ایک دوسرے کو تباہ کردیتے ہیں اور ہر انسان کو بیرونی تحفظ سے محروم کردیتے ہیں۔ طلبہ کو صحیح تعلیم دینے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی باطنی فطرت کی ساری تحریکوں اور عملی کارروائیوں سے واقف ہوجائیں۔ کیونکہ جب ان کے دل و دماغ میں گہرا اشتراک روز

مرّہ کے عمل میں رہے گا، تب ہی فہم و دانش حاصل ہو کر اندرونی کایا پلٹ ممکن ہوسکے گی۔

معلومات فراہم کرنے اور اصطلاحی اور فنی تربیت دینے کے ساتھ تعلیم کا سب سے زیادہ زور اس بات پر رہنا چاہیے کہ زندگی کے بارے میں طلبہ کا نقطۂ نظر ہمیشہ جامع اور وسیع رہے۔ تعلیم سے انھیں یہ بھی مدد ملنی چاہیے کہ جن جن سوشل امتیازات اور تعصّبات کا اثر اُن کے اندر ہے، اس کو بخوبی جان لیں اور قطعی ترک کردیں، اور نیز اقتدار و حکومت کے حرص وہوس کو دل سے نکال دیں۔ مزید برآں اپنی ذات کا پورا پورا مشاہدہ صحیح طور پر کریں اور زندگی کا بہ حیثیت مجموعی تجربہ کریں، اور شخصیت کے کسی ایک پہلو یا "ما و من" کے احساس کو اہمیت و فوقیت نہ دیں۔ بجائے اس کے ذہن و دماغ کو ان سے کہیں اونچی منزل پر لے جاکر حقیقت کی تلاش کریں۔ صرف خود شناسی کے ذریعے آزادی، روزمرہ کے برتاؤ میں حاصل ہوتی ہے، یعنی اُن تعلقات میں حاصل ہوتی ہے جو انسانوں کے ساتھ، یا موجودات عرضی، تصورات اور قدرت کے ساتھ ہمارے رہا کرتے ہیں۔ شاگردوں کو اگر استاد اُن کی سیرت کی تکمیل میں مدد دیتا رہے تو وہ کبھی کسی مخصوص پہلو پر بے جا سرگرمی سے زور نہ دے گا، ہستی کی مجموعی کیفیت کو بخوبی سمجھ لینے سے انسان میں شخصیت کی تکمیل پیدا ہوتی ہے۔ جہاں خود شناسی کی